صحابیات کا تعامل حب رسول ﷺ کی روشنی میں

Actions of female companions (Sahabiyat)
in the light of love of the messenger of God

*شبانہ قاضی **ڈاکٹر عزیز النساء

Abstract

The love of Holy Prophet (PBUH) is the foundation stone of the Islamic faith, keeping in view this the men companions of the Holy Prophet (PBUH) were not the only ones with intense love for the Holy Prophet (PBUH) but the heart of the women companions where also filled with intense love, respect, self-abnegation and sacrifice. The women companion of the Holy Prophet (PBUH) took great pleasure at being chosen to serve the Messenger if Allah because they knew that the happiness of Holy Prophet (PBUH) is the happiness of Allah. The Islamic history is loaded with numerous such stories which reflect the love, respect and sacrifice of "Sahabiat".

The human history could not prove such a personality like Holy Prophet (PBUH) for whom womanhood has given that much costs as the female of Arabs gave for their Holy Prophet (PBUH). These faithful Suhabiats not only splashed their money but also participated in every field where the love of Holy Prophet demanded to do.

Sahabiat were icon of their words, the Sahabiat of Uhad war is example of this. In Uhad war where she

*۔ لکچرار، اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف بلوچستان

*۔ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تعلیم، جامعہ کراچی

lost her brother, father and husband but she was not distressed and as she came to know that Holy Prophet (PBUH) is safe and sound she said every distress is easy after (seeing) Muhammad (SAW).
These stories prove that the women companion of Holy Prophet (PBUH) loved the Holy Prophet (PBUH) in such way, none has been loved and none will be loved.

امت مسلمہ کی عملی رہنمائی کے لیے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کے بعد آپ ﷺ کے تربیت یافتہ افراد صحابہؓ و صحابیاتؓ کی سیرت ہے۔ جن کے دینی علم و عمل میں عدل کی گواہی خود آنحضرتؐ نے دی ہے۔اور جن کے عمومی کارناموں کی تعریف اور اُن سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خبر خود قرآنِ مجید میں دی گئی ہے۔ان تمام امور میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ ساتھ صحابیات ہر معاملہ میں شریک تھیں۔

دین کے کسی بھی معاملہ میں مسلمان خواتین مردوں سے کم نہ تھیں ۔ مسلم خواتین کے طبقہِ اول یعنی آنحضرت ﷺ کی صحابیات نے اسلام کی خاطر وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کی نظیر کسی اور مذہب کی خواتین میں ملنا محال ہے۔اس بات پر سب ارباب سیر متفق ہیں اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں کہ اسلام قبول کرنے کی سعادت بھی سب سے پہلے ایک صحابیہ حضرت خدیجہؓ کو نصیب ہوئی۔اور یہ بھی صحابیات کے باب کا ایک روشن پہلو ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے شہادت بھی ایک صحابیہ حضرت سمیہؓ کی ہے۔مذہبی معاملات کے سلسلے میں سب سے اہم معاملہ حُب رسولؐ کا ہے۔جس میں صحابیات نے جس محبت و خلوص کا مظاہرہ کیا ہے اس کی نظیر ملنا ممکن نہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔(۱)

ترجمہ:"تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسکے لئے اس کے باپ،اس کے بیٹے اور تمام انسانوں سے محبوب تر نہ ہو جاؤں"

اس حدیث کے تناظر میں اگر صحابیات کے کردار کو پرکھا جائے تو یہ حقیقت روشن ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ صحابیات اس حدیث کا عملی نمونہ تھیں۔یہی ان کے ایمان کا خاصا تھا جسکے بارے میں خود قرآن نے گواہی دی ہے۔

رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ ذالك الفوز لعظیم۔ (۲)

اللہ ان صحابہ و صحابیاتؓ سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہ کتنی ہی بڑی کامیابی ہے۔

اللہ کی رضا، اس کے رسول کی اطاعت کے بغیر ممکن نہیں۔

ارشاد ربانی ہے:

من یطع الرسول فقد ا ا طاع اللہ۔ (۳)

"جو اللہ کے رسول کی اطاعت کرتا ہے، حقیقت میں وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔"

اور یہ اطاعت صرف مارے باندے کی اطاعت، مجبوری اور زبردستی کی اطاعت نہیں کسی جابر حکمران کی اطاعت بھی بظاہر اطاعت ہی ہو گی۔ لیکن یہ حقیقی اطاعت نہیں رسول ﷺ کے لئے تو وہ اطاعت مطلوب ہوتی ہے جو دل کی انتہائی گہری محبت کے ساتھ ہو۔ پورے انبساط قلب اور شرح صدر کے ساتھ ہو۔ تاریخ گواہ ہے کہ صحابیات کے دل حب رسول ﷺ سے لبریز تھے۔

روایات میں ہے کہ ہجرت کے موقع پر جب حضور اکرمؐ مدینہ میں داخل ہو رہے تھے تو انصار کے چھوٹی چھوٹی لڑکیاں مارے خوشی کے گھروں سے نکل نکل کر آمد رسول ﷺ کے استقبال میں گیت گا رہی تھیں۔ جب آپ کا ادھر سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ان لڑکیوں کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ "کیا تم مجھ کو چاہتی ہو" بولیں ہاں فرمایا کہ "میں بھی تم کو چاہتا ہوں" (۴)

سبحان اللہ کتنے بڑے اعزاز کی بات ہے ان ہستیوں کیلئے جنہیں اللہ کا رسول کہے کر میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

زمانہ قدیم سے مشہور ہے کی زیور عورتوں کی کمزوری ہے لیکن دور رسالت کی عورتیں اس سے مبرا تھیں ان کا گہنا حب رسول تھا ارباب سیر بیان کرتے ہیں ام حبیبہ جو کہ ہجرت کر کے ملک حبشہ گئی تھیں ان کا نکاح کرنے کی غرض سے حضور اکرم ﷺ نے عمر بن امیہ الضمریؓ کو نجاشی کی خدمت میں بھیجا جب وہ نجاشی کے پاس پہنچے تو نجاشی نے ام حبیبہؓ کو اپنی لونڈی ابرہہ کے ذریعے سے پیغام دیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو تمھارے نکاح کیلئے لکھا ہے اس مژدہ کو سن کر ام حبیبہؓ اس قدر خوش ہوئیں کہ اپنی انگوٹھیاں اور چاندی کے دو کنگن جو آپ نے پہنے ہوئے تھے اتار کر ابرہہ کے حوالے کر دیئے۔ (۵)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر آپ کے پاس خزانہ ہوتا تب بھی اس خوشی کے موقع پر وہ لٹا دیتی۔

حب رسول ﷺ میں نہ صرف مال و زر ان کیلئے بے حیثیت تھے بلکہ دنیا کے تمام رشتے بھی ہیچ تھے۔

ایک صحابیہ حضرت ام عطیہؓ کی عقیدت اور محبت اس بات سے جھلکتی ہوئی نظر آئی تھی کہ جب وہ آپ کا ذکر کرتیں تو فرط محبت سے کہتیں۔"میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔"(۶)

ربداءؓ دختر عمرو کو آنحضرت ﷺ سے اس قدر محبت تھی جس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک دن آپ ﷺ کے غلام بکریاں چرا رہے تھے کہ حضور ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا اور ان سے دودھ مانگا۔ انہوں نے ایک بکری کا دودھ دہو کر حضور ﷺ کو پیش کیا اس کے بعد اس نے جا کر اپنی مالکہ کو یہ بات بتادی۔ اس خاتون نے غلام کو آزاد کر دیا۔(۷)

فاطمہؓ بنت عقبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ ! ایک وقت تھا کہ میں دنیا بھر میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ کے مکان کو سوا کوئی اور مکان گرے اور اب یہ حالت ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ دینا میں کوئی اور مکان رہے یا نہ رہے مگر آپ ﷺ کا مکان قائم رہے۔(۸)

غزوہ خیبر میں آپ ﷺ نے ایک صحابیہ کو خود دست مبارک سے ایک ہار پہنایا تھا۔ وہ اس کی اس قدر قدر کرتی تھیں کہ عمر بھر گلے سے جدا نہیں کیا اور جب انتقال کرنے لگیں تو وصیت کی کہ ان کے ساتھ وہ بھی دفن کر دیا جائے۔(۹)

اگرچہ ازواج مطہراتؓ اور بنات رسول ﷺ سب آپ ﷺ سے انتہائی محبت و عقیدت رکھتی تھیں اور ان کی زندگی کا ہر لمحہ آپ ﷺ پر محبت نچھاور کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

حضرت فاطمہؓ آنحضرت ﷺ سے نہایت محبت کرتی تھیں۔ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ عقبہ بن ابی معیط نے دوران نماز آپ ﷺ کی گردن پر اونٹ کی اوجھ لا کر ڈال دی اس سے حضور پاک ﷺ کی سخت تکلیف ہوئی آپ کو تکلیف میں دیکھ کر قریش مارے خوشی کے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کسی نے جا کر حضرت فاطمہؓ کو خبر دی۔ وہ اگرچہ اس وقت پانچ، چھ برس کی تھیں لیکن جوش محبت سے دوڑی آئیں اور اوجھ ہٹا کر عقبہ کو برا بھلا کہا اور بد دعائیں دیں۔(۱۰)

حضرت فاطمہؓ آنحضرت ﷺ کی محبوب ترین اولاد تھیں، آپؐ کی رحلت کے وقت وفات سے پہلے ایک دن آنحضرت ﷺ نے ان کو بلا بھیجا۔ تشریف لائیں تو ان سے کان میں کچھ باتیں کیں۔ وہ رونے لگیں پھر بلا کر کچھ کان میں کہا تو ہنس پڑیں بعد از وفات حضرت عائشہ نے دریافت کیا تو کہا "پہلی دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ میں اس مرض سے انتقال

کروں گا۔" یہ سن کر میں رونے لگی تو فرمایا کہ میرے خاندان میں سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملو گی تو یہ خبر سن کر میں ہنسنے لگی۔(۱۱)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا ہر دکھ سکھ آپ ﷺ کی ذات سے وابستہ تھا، اپنی خوشی یا غم اہم نہ تھا۔

وفات سے پہلے جب بار بار آپ ﷺ پر غشی طاری ہوتی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر بولیں **"واکراباہ"** ہائے میرے باپ کی بے چینی! آپ ﷺ نے فرمایا "تمہارا باپ آج کے بعد بے چین نہ ہو گا۔"(۱۲)

آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو حضرت فاطمہؓ پر ایک مصیبت ٹوٹ پڑی۔ اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ "جب تک زندہ رہیں کبھی تبسم نہیں فرمایا۔"(۱۳)

نبی کریم ﷺ جب مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو ازواج مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئیں۔ صفیہ بنت حی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم مجھے یہ پسند ہے کہ جو تکلیف آپکو ہے وہ آپ ﷺ کے بجائے مجھ کو ہو جائے۔(۱۴)

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں آپ ﷺ سے کتنی محبت تھی۔

خدمت رسول ﷺ

ام المومنین سیدہ خدیجہؓ نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی اس میں سیم و زر اور مال و دولت کی ہر طرح سے فراوانی تھی۔ لیکن باوجود ثروت و دولت کے آپ ﷺ کا ہر طرح خیال رکھتیں۔ غار میں کھانے پینے کا سامان بھیجتیں اپنے کسی ملازم کو آپ ﷺ کی نگہبانی اور حفاظت کے لئے مقرر فرما دیتی تھیں تاکہ آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ جب آپ غار سے واپس تشریف لاتے تو ہر طرح کا آرام پہنچاتیں اور خدمت گزاری میں کوئی کسر نہ چھوڑتیں۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں جبریلؑ تشریف لائے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ خدیجہؓ حاضر خدمت ہو رہی ہیں اور آپ ﷺ کے لئے برتن میں کھانے کی کوئی چیز لا رہی ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام پہنچا دیجئے۔ اور انہیں جنت میں موتیوں کے عالی شان محل کی خوشخبری سنا دیجئے جس میں شور و غل ہو گا اور نہ ہی کوئی تکلیف۔(۱۵)

مندرجہ بالا واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت خدیجہؓ باوجود دولت کے آپ ﷺ کا کام اور خدمت اپنے ہاتھ سے سرانجام دیا کرتی تھیں۔ اور یہی خدمت واطاعت کا جذبہ تھا جس کے نتیجے میں انہیں دنیا میں جنت کی بشارت مل گئی۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کا کام خود کرتی تھیں اگرچہ گھر میں کام کاج کے لئے لونڈی موجود تھی۔ آٹا پیسنا، آٹا گوندھنا، روٹی پکانا، بستر بچھانا، رسول اللہ ﷺ کے لئے وضو کا پانی رکھنا، قربانی کے اونٹوں کے لئے قلادہ بٹنا۔

حضور ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرنا، آپ ﷺ کے جسم مبارک پر عطر ملنا آپ ﷺ کے کپڑے اپنے ہاتھ سے دھونا، سوتے وقت مسواک اور پانی آپ ﷺ کے سرہانے رکھنا، مسواک کا دھونا، گھر میں مہمان نوازی کرنا، یہ سب حضرت عائشہؓ اپنے ذمے رکھتیں اور اسی قسم کی ساری خدمات بہ نفس نفیس انجام دیتیں۔(١٦)

حضور اکرم ﷺ کی وفات سے ذرا پہلے حضرت ابو بکرؓ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰنؓ خدمت اقدس میں آئے آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے سینہ پر سر ٹیک کر لیٹے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کے ہاتھ میں مسواک تھی مسواک لے کر دانتوں سے نرم کی اور خدمت اقدس میں پیش کی۔(١٧)

حضرت صفیہؓ کھانا بہت اچھا پکاتی تھیں اور آنحضرت ﷺ کے پاس تحفہ بھیجا کرتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کے گھر میں حضور ﷺ کے لئے انہوں نے پیالہ میں جو کھانا بھیجا تھا۔ وہ ایک مشہور واقعہ ہے۔ اور احادیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔(١٨)

ازدواج نہ صرف خود آپ ﷺ کے آرام کا خیال رکھتی تھیں بلکہ وہ دوسروں کو بھی اس بات کی تاکید کیا کرتی تھیں۔ اس ضمن میں حضرت ام سلمہؓ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ حضروت سفینہؓ جو کہ حضرت ام سلمہؓ کے غلام تھے۔ ان کو آزاد کیا تو یہ شرط عائد کر دی کہ جب تک آنحضرت ﷺ زندہ ہیں تم پر ان کی خدمت لازم ہو گی۔(١٩)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ ناقہ عضباء کی مہار تھامے تھیں کہ حضور ﷺ پر وحی نازل ہوئی ان کا بیان ہے کہ وحی کا بار اتنا تھا کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں اونٹنی کے ہاتھ پاؤں نہ ٹوٹ جائیں۔(٢٠)

حضرت ربیع بنت معوذؓ کے گھر آپ ﷺ تشریف لے جاتے تھے ایک مرتبہ تشریف لائے اور ان سے وضو کے لئے پانی مانگا۔ تو انہوں نے کھڑے ہو کر وضو کرایا۔ اس لئے حضرت عباسؓ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ ان سے حضور ﷺ کی وضو کی تفصیل معلوم کر سکیں۔(٢١)

اسی طرح ام عیاشؓ حضور ﷺ کو وضو کراتی تھیں آپ بیٹھے ہوتے اور ام عیاشؓ کھڑی ہوتیں۔(٢٢)

خدمت رسول میں ذات النطاقین کا لقب

جب آنحضرت ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ رفیق سفر تھے۔ آپ ﷺ دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت اسماءؓ نے سفر کا سامان تیار کیا۔ دو تین دن کا کھانا ناشتہ دان میں رکھا۔ نطاق (جس کو عورتیں کمر میں لپٹتی ہیں) پھاڑ کر اس میں ناشتہ دان کا منہ باندھا۔ اس خدمت کے صلہ میں حضور پاک ﷺ نے ان کو نطاقین کا لقب دیا یہ وہ شرف تھا جس کی بناپر آج ان کو ذات النطاقین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (۲۳)

ابن ہشام نے لکھا ہے کہ حضور پاک ﷺ کے غار ثور میں قیام کے دوران روزانہ شام کو حضرت اسماءؓ گھر سے کھانا پکا کر غار ثور میں پہنچاتی تھیں۔ (۲۴)

خانوادہ رسولؐ کی خدمت

جب سیدہ خدیجہ وضع حمل کی حالت میں ہوتیں توام رافعؓ ان کی مدد کرتیں۔ جب سیدہ فاطمہ الزہراء نے جنم لیا توام رافعؓ نے بڑی جانفشانی سے خدمت کا فریضہ سرانجام دیا۔ (۲۵)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسنؓ پیدا ہوئے تو ان کی دیکھ بھال ام الفضلؓ نے کی اور انہیں اپنے بیٹے کے ساتھ دودھ پلایا۔ (۲۶)

7 ہجری میں خیبر کا واقعہ ہوا۔ حضرت ام سلیمؓ اس میں شریک تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے نکاح کیا تو حضرت ام سلیمؓ نے حضرت صفیہؓ کو سنوارا تھا۔ (۲۷)

حضور ﷺ کی پسندیدہ کا خیال رکھنا

عرب تہذیب و تمدن سے کم آشنا تھے۔ مسجد میں آتے تو عین نماز میں دیواروں پر یا سامنے زمین پر تھوک دیتے آپؐ اس کو سخت ناپسند فرماتے دیواروں پر تھوک کے دھبوں کو خود چھڑی کی نوک سے کھرچ کر مٹاتے ایک دفعہ تھوک کا دھبہ دیوار پر دیکھا تو اس قدر غصہ آیا کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ ایک انصاری عورت نے دھبہ کو مٹایا اور اسی جگہ خوشبو لا کر ملی۔ آپؐ نہایت خوش ہوئے اور اس کی تحسین کی۔ (۲۸)

حضور اکرم ﷺ کی خوشی کا خیال

سفر ۱۱ھ کے آخر میں اللہ کے رسول ﷺ ایک روز حضرت عائشہؓ سے گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک شدید درد سر شروع ہو گیا آپ نے فرمایا "ہائے میرا سر" اسی درد سر سے مرض الموت کا آغاز ہوا اور اس نے ایسی شدت اختیار کی کہ آپ ﷺ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے گھر جا کر صاحب فراش ہو گئے۔

اسی زمانے میں بھی بیویوں کے ساتھ آپؐ عدل فرماتے رہے یعنی باری باری ایک ایک روز ایک ایک کے حجرے میں قیام فرماتے رہے مگر ہر روز یہ دریافت فرماتے کہ "کل میرا قیام کہاں ہوگا۔" آپؐ کے اس استفسار پر امہات المومنین نے یہ سمجھ لیا کہ آپ ﷺ مستقل طور پر حضرت عائشہ کے ہاں قیام فرمانا چاہتے ہیں چنانچہ تمام ازواج مطہرات نے بخوشی اجازت دے دی ار آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرے میں منتقل ہو کر آخر وقت تک وہیں مقیم رہے۔(۲۹)

تبرکات نبوی ﷺ کا جمع کرنا

عام طور پر صحابیات آنحضرت محمد ﷺ کی یادگاروں کو جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کے پاس حضرت محمد ﷺ کا ایک جبہ محفوظ تھا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو آپ کی بہن حضرت اسماءؓ نے اس کو لے لیا اور جب کوئی ان کے خاندان میں بیمار ہوتا تو شفا حاصل کرنے کے لئے اس کو دھو کر اس کا پانی پلاتیں۔(۳۰)

جن کپڑوں میں رسول ﷺ نے انتقال فرمایا تھا وہ کپڑے حضرت عائشہؓ کے پاس محفوظ تھے۔ چنانچہ ایک دن انہوں نے ایک صحابی کے سامنے ایک چادر اور موٹا تہہ بند نکالا اور فرمایا۔

قبض النبی فی ھذین الثوبین۔ (۳۱)

وفات کے وقت حضور ﷺ کے جسم اقدس پر لباس تھا۔

حضرت ام سلمہؓ کو آنحضرت ﷺ سے جو محبت تھیں اس کا یہ اثر تھا کہ موئے مبارک تبرکا رکھ چھوڑے تھے۔ جن کی وہ لوگوں کو زیارت کراتی تھی۔(۳۲)

ام سلیمؓ رسول اکرم ﷺ سے حد درجہ محبت کرتی تھیں آپ ﷺ اکثر ان کے مکان پر تشریف لے جاتے اور دوپہر کو آرام فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ان کی مشک سے منہ لگا کر پانی پیا تو وہ اٹھیں اور مشک کا منہ کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا کہ اس سے رسول اکرم ﷺ کا دہن مبارک مس ہوا ہے۔(۳۳)

فراغت حج کے بعد حضور ﷺ نے مقام منٰی میں موئے مبارک ترشوائے تو ام سلیمؓ نے ابو طلحہؓ سے کہا کہ حجام سے ان بالوں کو مانگ لیا اور برکت کی غرض سے ان کی ایک شیشی میں بند کر کے رکھ لیا۔(۳۴)

حضرت شفاء بنت عبد اللہؓ کو بھی آنحضرت ﷺ سے بہت محبت تھی آپ ﷺ کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تو آرام فرماتے تھے انہوں نے آپ کے لئے ایک علیحدہ بچھونا اور ایک تہہ بند رکھ چھوڑی تھی۔ چونکہ ان میں آنحضرت ﷺ کا پسینہ جذب ہوتا تھا۔ یہ بڑی متبرک چیزیں تھیں۔ حضرت شفاء کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔ لیکن مروان نے ان سے یہ سب چیزیں لے لیں۔(۳۵)

اسماء بنت یزیدؓ کے گھر رسول ﷺ نے مشکیزے سے پانی پیا۔ آپ ﷺ نے اس مشکیزے کو صاف وشفاف کر کے سنبھال کر رکھ لیا۔ جب کوئی بیمار ہو جاتا تو اس مشکیزے سے اس کو پانی پلاتیں اور کبھی کبھار حصول برکت کے لئے اس سے پانی پیتیں۔(۳۶)

حضور ﷺ کے پس خوردہ کا شوق

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے پانی یا دودھ پی کر حضرت ام ہانیؓ کو عنایت فرمایا۔ بولیں "میں اگرچہ روزے سے ہوں لیکن آپؐ کا پس خوردہ واپس کرنا پسند نہیں کرتی۔(۳۷)

حضور ﷺ سے دعا کرانے کا شوق یا برکت اندوزی

حضرت عبداللہ زبیرؓ پیدا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماءؓ انکو لے کر آئیں اور آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے کھجور منگا کر چبائی اور اس کو ان کے منہ میں ڈال دیا اور پھر برکت کی دعا کی۔(۳۸)

صحابیات اپنے بچے آپ ﷺ کے پاس دعا کرانے کیلئے لے کر آتیں۔ آپ ﷺ بعض بچوں کے منہ میں کلی کر دیتے بعض کے منہ میں لعاب دہن ڈال دیتے اور بعض کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتے۔(۳۹)

وابستگی رسول ﷺ

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کی والدہ نے مہاجرین کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی مدینہ پہنچ کر دونوں ماں بیٹا اکثر وبیشتر اوقات نبی اکرمؐ کے ساتھ رہتے ان کی وابستگی اس قدر زیادہ ہوگئی کہ یہ دونوں خانہ نبوت کے افراد کی طرح ہو گئے۔

سیدنا ابو موسیٰ الاشعریؓ فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرا بھائی یمن سے آیے تو ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ اور اس کی والدہ کو دیکھا کہ وہ اکثر وبیشتر رسول ﷺ کے پاس رہتے ہیں۔ ہم نے خیال کیا کہ یہ دونوں آپ ﷺ کے گھر کے افراد سے ہیں۔(۴۰)

تحائف رسول ﷺ

دوست واحباب کے ہدایا اور تحفے آپ ﷺ قبول فرماتے تھے بلکہ آپ ﷺ نے اس کو محبت کا بہترین ذریعہ فرمایا ہے۔ اسی لیے صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ آپؐ کو تحائف اور ہدایا بھیجا کرتے تھے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت زینبؓ بنت حجش سے نکاح کیا تو ام سلیمؓ نے ایک لگن میں ملیدہ بنا کر حضرت انسؓ کے ہاتھ بھیجا اور کہا آنحضرت ﷺ سے عرض کرنا کہ یہ حقیر ہدیہ قبول فرمائیں۔(۴۱)

ابو زبیر جابرؓ سے اور وہ ام شریک سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے پاس گھی کا ڈبہ تھا اس میں سے وہ رسول ﷺ کے لئے گھی بطور ہدیہ بھیجا کرتی تھی۔(۴۲)

انس بن مالکؓ نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میری والدہ کے پاس ایک بکری تھی جس کے دودھ سے انہوں نے گھی بنایا اور ایک کپی میں ڈال کر زینب کو دیا کہ اسے حضرت محمد ﷺ کے پاس لے جاؤ ممکن ہے وہ اس سے سالن تیار کریں۔ حضور ﷺ نے گھی لے لیا اور فرمایا کہ کپی خالی کر کے واپس کر دو۔ جب وہ واپس آئیں تو ام سلیمؓ دروازہ بند کر کے کہیں کام کو چلی گئی تھی۔ زینب نے کپی ایک میخ سے لٹکا دی۔ جب ام سلیم والس آئیں تو کپی سے گھی ٹپک رہا تھا اس پر انہوں نے زینب سے پوچھا کہ تو نے گھی حضور ﷺ کی خدمت میں پیش نہیں کیا۔ زینبؓ نے جواب دیا آپ جا کر تصدیق کر سکتی ہیں۔ یہ دونوں خواتین حضور ﷺ کی خدمت میں گئیں اور گزارش کی یا رسول ﷺ اس کپی سے تو گھی ٹپک رہا ہے حضور ﷺ نے فرمایا ام سلیم! اس میں تعجب کی کون سی بات ہے خدا نے تیری ضیافت فرمائی ہے۔(۴۳)

ام سنبلہؓ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ازواج مطہرات کو کوئی ہدیہ دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہدیہ قبول کر لو۔(۴۴)

حضرت ربیعؓ آنحضرت ﷺ سے محبت رکھتی تھیں۔ ایک بار دو طباقوں میں انگور اور چھوہارے لے کر گئیں تو آپ ﷺ نے چاندی یا سونا عنایت فرمایا۔(۴۵)

حضرت ام عطیہؓ (نام نسیبہ بنت حارث) آنحضرت ﷺ سے بہت محبت کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ان کے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی تو انہوں نے اس کا گوشت حضرت عائشہؓ کے پاس روانہ کیا۔ آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو کھانے کے لئے مانگا۔ بولیں اور تو کچھ نہیں البتہ جو بکری آپؐ نے نسیبہ کے پاس بھیجی تھی اس کا گوشت رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا لاؤ کیونکہ وہ مستحق کے پاس پہنچ چکی۔(۴۶)

ضیافت رسول اللہ ﷺ

اگر خوش قسمتی سے صحابیات کو کبھی رسول ﷺ کی ضیافت کا موقع ملتا تو نہایت عزت، محبت اور ادب کے ساتھ اس فرض کو بجالا تیں ایک بار آپ حضرت ام حرامؓ کے مکان پر تشریف لے گئے انہوں نے دعوت کی۔ آپؐ نے قبول فرمائی اور وہیں قیلولہ فرمایا۔(۴۷)

بعض صحابیات خود کوئی چیز پکا کر آپ کی خدمت میں پیش کرتی تھیں۔ ایک بار حضرت ام ایمنؓ نے آٹا چھانا اور اس کی روٹیاں تیار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے۔ بولیں ہمارے ملک میں

اس کا رواج ہے میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے لئے بھی اس قسم کی روٹیاں تیار کر دوں۔ لیکن ﷺ آپ نے کمال زہد وشفقت سے فرمایا آٹے میں گوندھو۔(۴۸)

عمرؓ دختر حزم انصاریہ خاتون سعد نب ربیع کی زوجہ تھیں جو غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے ان سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کے لئے چھوٹی چھوٹی کھجوروں کے ایک جھنڈ میں آرام گاہ تیار کی، پانی چھڑکا۔ آپؐ کے لئے بکری ذبح کی، آپؐ نے گوشت تناول فرمایا وضو کیا اور نماز ظہر ادا کی۔(۴۹)

ام عمارہؓ کو آنحضرت ﷺ سے جو محبت تھی اس کا اصلی منظر تو غزوہ احد میں نظر آتا ہے لیکن اور بھی چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ ان کے مکان میں تشریف لائے تو انہوں نے کھانا پیش کیا۔(۵۰)

اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز میں نے مغرب کے وقت رسول ﷺ کی اپنی مسجد میں دیکھا تو میں نے آپؐ کی خدمت میں گوشت کا سالن اور چپاتیاں پیش کیں میں عرض کیا! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ رات کا کھانا تناول کریں۔(۵۱)

رسول اللہ ﷺ سیدہ ام منذز کے پاس کبھی کبھار تشریف لے جایا کرتے تھے کیونکہ وہ رشتے میں آپ کی خالہ لگتی تھیں۔ سنن ابوداؤد میں سعدہ ام منذز قیس انصاریہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ علیؓ بھی تھے۔ وہ بیمار تھے۔ ہمارے گھر میں ڈول لٹک رہے تھے۔ ان میں کھانے پینے کا سامان تھا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر ان ڈولوں سے کچھ تناول کرنے لگے تو سیدنا حضرت علیؓ بھی کھڑے ہوئے وہ کچھ کھانا چاہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہا! آپ رک جائیں آپ کو بخار ہے۔ حضرت علیؓ رک گئے۔ سیدہ ام منذزؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علیؓ! یہ پیو یہ تیرے لئے مفید ہے۔(۵۲)

سیدہ ام سلیمؓ رسول ﷺ کو اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا کرتی تھیں۔(۵۳)

ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ان کی خالہ ام حفیدؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ کا ہدیہ پیش کیا۔(۵۴)

خلاصہ کلام یہ کہ صحابیات کے دل حب رسول سے سرشار تھے، ان کی زندگیاں ہمارے لیئے مشعل راہ ہیں اور بحیثیت مسلمان ہم سب پر ان کی پیروی لازم ہے تاکہ ہم دین و دنیا کی کامیابی حاصل کر سکیں۔

حوالہ جات

۱۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کوئٹہ، مکتبۃ الھدیٰ، کتاب الایمان، حدیث نمبر-۱۵

۲۔ القرآن، ۵:۱۱۹

۳۔ القرآن، ۴:۸۰

۴۔ شبلی نعمانی، ۱۳۳۹، سیرت النبی ﷺ، لاہور، اسلامی کتب خانہ، ج ۱/۲۵۱

۵۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، ج ۱، ص ۲۷۸

۶۔ نسائی، احمد بن شعیب، سن ندارد، سنن نسائی، الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، کتاب الحیض، باب شھود الحیض العیدین ودعوۃ المسلمین، ص ۲۱۱، رقم: ۳۹۰

۷۔ ابن الاثیر الجزری، علی بن محمد، سن ندارد، اسد الغابہ، بیروت دار الفکر، ۶/۱۰۷

۸۔ ایضاً ۶/ ۲۲۹

۹۔ احمد بن حنبل امام، مسند احمد، ۱۹۵۸ء، بیروت دار لفکر، ۱۹۵۸ء، ۶/۳۸۰

۱۰۔ کاندھلوی، محمد ادریس، ۱۹۹۹ء، سیرۃ المصطفیٰ ﷺ، لاہور، فرید بک ڈپو، ۱/ ۲۰۷

۱۱۔ القیشری، مسلم بن حجاج، سن ندارد، صحیح مسلم، الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، کتاب فضائل صحابہ، باب من فضائل فاطمہؓ، ص ۱۱۰۸، رقم: ۶۳۱۳

۱۲۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ وفات، ص ۳۶۶، رقم: ۴۴۶۲

۱۳۔ ابن الاثیر الجزری: اسد الغابہ، ۵/۲۲۵

۱۴۔ عسقلانی ابن حجر احمد بن علی، ۲۰۱۲ء، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، کوئٹہ، مکتبہ المعروفیہ ۶/ ۲۵۵۹

۱۵۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب تزویج النبی ﷺ، ص ۳۱۰، رقم: ۳۸۲۰

۱۶۔ سلمان بن اشعث، سن ندارد، سنن ابی داؤد، الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، سن ندارد، کتاب الطھارت، باب غسل السوک، ص ۲۲۶، رقم: ۵۲

۱۷۔ شبلی نعمانی، سیرت النبی ﷺ، ۲/ ۱۲۱

۱۸۔ عبدالرحمٰن بن اشعث، سن ندارد، سنن نسائی، الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، کتاب عشرۃ النساء، باب الغیرۃ، ص ۲۳۰۸، رقم ۳۴۰۹

۱۹۔ ابوداود، السنن کتاب العتق، باب فی العتق علی شرط، ص ۱۵۱۲، رقم: ۳۹۳۲

۲۰۔ احمد بن حنبل: مسند، ۶/ ۴۵۵

۲۱۔ سنن ابن ماجہ، ابواب الطھارۃ، باب ماجاء فی غسل القدمین، ص ۲۵۰۴، رقم: ۴۵۸

۲۲۔ ابن الاثیر الجزری، اسد الغابہ، ۶۔۳۷۴

۲۳۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل صحابہ، باب ذکر کذاب ثقیف، ص ۱۱۲۴، رقم: ۶۴۹۶

۲۴۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ ﷺ، ۶/ ۴۷۴

۲۵۔ ابن الاثیر الجزری، اسد الغابہ، ۶/۱۴۷

۲۶۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، ۶/۱۴۷

۲۷۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کتاب المساجد، باب فضیلۃ اعتافہ، ص۹۱۵، رقم:۳۴۹۷
۲۸۔ سنن نسائی، کتاب المساجد، باب تخلیق المساجد، ص۲۱۳۴، رقم:۷۲۹
۲۹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کتاب ا لنکاح، باب اذااستاذن الرجل، ص۴۵۱، رقم:۵۲۱۷
۳۰۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، ۳۴۸/۶
۳۱۔ سننِ ابوداؤد، کتاب اللباس، باب اللباس الغلیظ، ص۱۵۱۸، رقم:۴۰۳۶
۳۲۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، ۲۹۲/۶
۳۳۔ ۲۹۲/۶
۳۴۔ ۳۷۷/۶
۳۵۔ بن الاثیر الجزری، اسد الغابی، ۱۶۲/۶
۳۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۴۰۷/۴
۳۷۔ احمد بن حنبل، مسند، ۳۴۳/۶
۳۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کتاب العقیقہ، باب تسمیۃ المولود غداۃ---، ص۴۷۱، رقم:۵۴۶۹
۳۹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء للصبیان۔۔۔ ص۵۳۴، رقم:۶۳۵۵
۴۰۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب قدوم الشعر بین و اھل الیمن، ص۳۵۹، رقم:۴۳۸۴
۴۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲۹۷/۴
۴۲۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳۲۵/۴
۴۳۔ ابن الاثیر الجزری، اسد الغابہ، ۱۳۶/۶
۴۴۔ ابن الاثیر الجزری، اسد الغابہ، ۳۸۴/۶
۴۵۔ ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ، ۱۳۳۶ھ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دکن، دائرہ المعارف النظامیہ، ۷۳۱/۲
۴۶۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا، باب قبول الھدیہ، ص۲۰۳، رقم ۲۵۷۹
۴۷۔ سننِ ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فضل الغزو فی البحر، ص۱۴۰۷، رقم ۲۴۹۱
۴۸۔ سننِ ابن ماجہ، ابواب الاطعمۃ، باب الحواری، ص۲۶۷۸، رقم ۳۳۳۶
۴۹۔ ابن الاثیر الجزری، اسد الغابہ، ۲۰۱/۶
۵۰۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، ۳۶۵/۶
۵۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۴۰۷/۴
۵۲۔ سننِ ابی داؤد، کتاب الطب، باب فی الحمیتہ، ص۱۵۰۷، رقم ۳۸۵۶
۵۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ باب جواز استتباعہ غیرہ، ص۱۰۴۲، رقم ۵۳۲۳
۵۴۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، سن ندارد، صحیح البخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا، باب قبول الھدیۃ، ص۲۰۳، رقم ۲۵۷۵